REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

یوم پنجشنبہ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

۳ محرم ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۷ احسان ۱۳۴۱ ہش ۔ ۷ جون ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۲۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۶ جون بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح ۹ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اِس وقت عام طبیعت تو اچھی ہے لیکن ضعف کی شکایت چل رہی ہے ÷

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے

خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا

"ضروری ہے کہ اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ، جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے۔ نہیں، خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا، اس پر کبھی برے دن نہیں آ سکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پروا نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ دن اس کے لئے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں۔ مختصر یہ کہ خدا خود ان کا محافظ اور ناصر ہو جاتا ہے۔ یہ خدا جو ایسا خدا ہے کہ وہ علیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ہے، وہ عالم الغیب ہے، وہ حیّ و قیّوم ہے، اس خدا کا دامن پکڑنے سے کوئی تکلیف پا سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے حقیقی بندے کو ایسے وقتوں میں بچا لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں

مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب مبلغ مشرقی افریقہ آج ۶/۶/۶۲ بروز بدھ شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں مقامی احباب ربوہ سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کریں ÷

(نائب وکیل التبشیر)

مکرم رشید احمد صاحب سرور ۷ جون کو روانہ ہونگے

مکرم رشید احمد صاحب سرور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر بیرون پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ مورخہ ۷ جون ۱۹۶۲ء صبح بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ سے روانہ ہوں گے۔ احباب ربوہ سے گزارش ہے کہ وہ اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہیں

(نائب وکیل التبشیر)

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ربوہ واپس تشریف لے آئے

عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۶ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب گزشتہ شب ۱۰ بجے کے قریب بذریعہ موٹر کار لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ راستہ میں طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ آج صبح ۸ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم میاں صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی جو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ہمراہ لاہور گئے ہوئے تھے۔ گزشتہ رات آپ کے ہمراہ ربوہ واپس تشریف لے آئے ÷

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اب بخار تو بفضلہ تعالیٰ نہیں ہے اور گردے میں بھی درد پہلے کی نسبت کم ہے لیکن ٹانگ میں درد کی تکلیف بدستور چل رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

الجمعیۃ العلمیہ کا اجلاس

مورخہ ۷ جون بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد نور ملحقہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر انتظام ایک اجلاس ہو رہا ہے جس میں مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر سابق مبلغ ماریشس اور سیرالیون کے مسلم بھائی سید داؤد صاحب تقریر فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔ (الامین الجمعیۃ العلمیہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ رجون ۶۲ء

تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔
"تقویٰ اختیار کرو تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے تقویٰ کے معنے ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۱)

قرآن کریم کے آغاز میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین

یعنی یہ وہ کتاب ہے کوئی ریب نہیں اس میں متقین کے لئے ہدایت ہے اس سے ظاہر ہے کہ واقعی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے قرآن کریم کے نزدیک وہی شخص قرآن کریم سے ہدایت حاصل کر سکتا ہے جو متقی ہو ورنہ غیر متقی لوگ جو خواہ بڑے بڑے قرآن دانی کے دعوے بھی کریں اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے دراصل جو ہدایت قرآن کریم میں نازل ہوئی ہے وہ زیادہ تر عملی پہلو رکھتی ہے اور کسی کام میں انسان اسی وقت کامیاب ہوتا ہے جب وہ سیدھی راہ اختیار کرے اور اس کام کے جو تقاضے ہیں ان کو پورا کرے ورنہ خواہ ہدایت کتنی بھی اعلیٰ ہو کوئی فائدہ نہیں دیتی۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ تقویٰ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ڈھکی چھپی رہ سکتی ہے تقویٰ ایک متقی کے ہر عمل سے پھوٹ پھوٹ کر اس طرح نکلتی ہے جس طرح چراغ سے روشنی نکلتی ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں مثلاً زبان وغیرہ اگر چھوٹی نہر یا سوئے کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے پس اگر کسی کو دیکھو کہ اس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۱)

پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں
"تقویٰ کا اثر اسی دنیا میں متقی پر شروع ہو جاتا ہے یہ صرف ادھار نہیں نقد ہے بلکہ جس طرح زہر کا اثر فوراً بدن پر ہوتا ہے اسی طرح تقویٰ کا اثر بھی ہوتا ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۴)

جس طرح درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح متقی بھی اپنے اعمال سے پہچانا جاتا ہے ایک منافق خواہ کتنا ہی تقویٰ کا بہروپ بھرے زیادہ دیر تک دنیا کو دھوکا نہیں دے سکتا

اسلام اور دانشور

قسط دوم

اس طرح خود تاریخ بھی اس خطرناک ترین زمانہ کی تائید کر رہی ہے اور یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ زمانہ آج ہی ہے اس زمانہ کی خوفناکی کا اندازہ مدیر کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے کہ

"ان حالات میں اگر کوئی یہ سوال کرتا ہے کہ مسلمانوں کے سدھارنے کی کوئی صورت ہے تو ہم خود اس کا جواب دینے سے قاصر ہوتے ہیں کیونکہ خس وخاشاک کے انبار سے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا

—— مرا چہ حاصل کشت خرابے ۔

مدیر محترم نے یہ جواب کیوں دیا ہے اس کی وجہ آپ کے آئندہ الفاظ سے واضح ہو جاتی ہے آپ لکھتے ہیں :۔

"ظاہر ہے کہ اب پیغمبر یا نبی پیدا نہیں ہوں گے اور اگر کوئی نبی یا پیغمبر ظلی یا بروزی روپ میں آتا ہے تو وہ خود ان تمام عیوب کا مرقع ہوتا ہے جن عیوب میں مسلمان مبتلا ہیں مسخرا نبی یا مسخرا مسیح —— رہا مہدی موعود کا عقیدہ تو یہ بھی زبوں کاروں اور بے ہمتوں کے کارخانے کا مضروب سکہ ہے ایک ہی صورت ہے کہ مسلمانوں میں کوئی ایسا آدمی پیدا ہو جس کے ہاتھ میں عمرؓ کا دُرّہ ہو اور اس سرے سے اس سرے تک اپنی ہیبت بٹھا دے دین نافذ کرکے دم لے دنیا کو اس کے فرائض پر لگا دے اور خود محاسبہ سے بے نیاز نہ ہو اس سے ایک بدو بھی سوال کر سکے کہ تمہارے گلے میں جو قمیص ہے اس کا کپڑا تمہارے حصے کے کپڑے سے زائد کیوں ہے" وغیرہ وغیرہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا پھر اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ ہمیں نے یہ ذکر (قرآن مجید) نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں پھر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی تائید و تشریح کرتے ہوئے ہر صدی میں احیاء و تجدید کی پیشگوئی فرمائی ہے ۔ یعنی اللہ اس امت (محمدیہ) کے لئے ہر صدی میں مجدد دین مبعوث کرتا رہے گا جو دین کو تازہ کرتے رہیں گے اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے یہ وعدے کسی کے سامنے ہوں تو وہ کبھی مایوس نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے ہم خود قرآن کریم کی حفاظت کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے رسول (فداہ امی وابی) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ضرور ہر صدی میں مجدد دین بھیجے گا۔ اور آخری فتنہ میں ایک ایسا انسان پیدا کرے گا جو مسیح الدجال کا مقابلہ کرے گا مگر ہم اس کو صرف "ادھنہ" کہہ کر ٹال دیتے ہیں گویا اللہ تعالیٰ کے منصوبے سے تو نفور ہیں مگر اپنے علاج پر مغرور ہیں اور اتنا سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اگر امت محمدیہ "الٰہی پروگرام" کی حبل متین" کو نہ چھوڑتی تو موجودہ صعب ترین ابتلا میں بھی گرفتار نہ ہوتی حقیقت یہ ہے کہ امت کو ان خود ساختہ مصلحین نے ہی اس پائے تک پہنچایا ہے جنہوں نے الٰہی فرستادگان کا راستہ محض غرور نفس کی وجہ سے چھوڑا اور اپنے نفس امّارہ کی رہنمائی میں کبھی اسلام کو سراسر سیاست بنا دیا اور کبھی سراسر نظام ربوبیت بنانا چاہا۔ کبھی تلوار کی پوجا کی اور کبھی یونانی فلسفہ پر فدا ہو گئے اور کبھی مغربی بے خدا تہذیب کے گن گانے لگے۔

آہ ہم بھول گئے کہ صراطِ مستقیم تو ایک ہی ہے جس کے لئے سورۂ فاتحہ ہی میں دعا سکھائی گئی ہے اور وہ صراط منعم علیہ گروہ ہی کی صراط ہے نہ کہ مغضوب اور ضالین کی۔

اللہ تعالیٰ نے تو کہا تھا ہم خود دین کی حفاظت کریں گے مگر دانشوروں نے کہا نہیں نہیں اب ہمیں تیری کوئی ضرورت نہیں ہماری عقل ہی ہمارے لئے کافی ہے اور دُرّہ اور تلوار

تو نے پیغمبری بند کر دی ہے تو اب ہم تیرا احسان کیوں اٹھائیں اب ہمیں کسی بروزی اور ظلی نبی کی بھی ضرورت نہیں نہ کسی مجدد کی ضرورت ہے ہماری عقل کہتی ہے کہ یہ سب مسخرے ہیں ہم تمام ایسے لوگوں کی ہنسی اڑائیں گے جو تیرے ساتھ اپنی نسبت ظاہر کریں گے۔

بنے کیونکر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

امتحان ناصرات الاحمدیہ ۱۷ رجون کو ہوگا

ہمارا رسول کا امتحان ۱۷ رجون بروز اتوار کو انشاء اللہ ہوگا چھوٹے اور بڑے گروپ کے پرچے الگ الگ ہوں گے

جن لجنات نے مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے ابھی تک اطلاع نہیں دی وہ جلد اطلاع دیں۔

پرچے ۱۰/۶/۶۲ تک پوسٹ کر دیئے جائیں گے۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

کچھ دل بھی نہیں ہمارے بس میں

کچھ دل بھی نہیں ہمارے بس میں
کچھ حُسن ہے پنجۂ ہوس میں
بھائے اُسے خاک منّ و سلویٰ
ہے جسکی زبان مگن عدس میں
گلشن کی فضا ہے غیر محدود
ہے ضیق مگر تیرے نفس میں
ناداں! ذرا اپنے آپ میں جھانک
ہے قید تو اپنے ہی قفس میں
پھولوں کے چمن ہیں آگے تنویرؔ
کیا گھوم رہا ہے خار و خس میں

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسہ تقسیم اسناد میں

پروفیسر حمید احمد خان صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کا خطبۂ صدارت

علم اور اہلِ علم کا احترام کیجئے تاکہ دنیا آپ کی اور آپ کے وطن کی عزت کر سکے

انسان کی عظمت جاہ و منصب سے نہیں ضمیر کی روشنی سے قائم ہوتی ہے

مورخہ ۳ جون کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسۂ تقسیم اسناد وانعامات میں پروفیسر حمید احمد خان صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے جو خطبہ صدارت ارشاد فرمایا اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جناب پرنسپل صاحب، طلبائے کالج، اور حضرات یہ پہلا موقعہ نہیں ہے کہ مجھے اس کالج میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اس سے پہلے بھی میں آپ کے کالج کی علمی و ادبی تقریبات میں کئی بار شریک ہو چکا ہوں۔ آج صبح یہاں میری موجودگی میرے لئے ایک بڑا اعزاز ہے، کیونکہ مجھے یہاں آکر ان عزیزوں کو مبارک باد دینے کا موقعہ ملا ہے جنہوں نے آپ کے سایۂ عاطفت میں آج اپنی تعلیمی زندگی کی تکمیل کی ہے۔ اور اب سند فضیلت پا کر آپ سے رخصت ہو رہے ہیں۔

ربوہ کا پُرسکون علمی ماحول

اس خاص دن کی اہمیت سے قطع نظر یہ واقعہ ہے کہ میں جب بھی یہاں آیا ہوں، سچی خوشی کا احساس لے کر آیا ہوں۔ اس فضا کا امن و سکون بڑے شہروں کی گہما گہمی اور شور و شغب سے اس کالج کی علیحدگی، تحصیل علم میں آپ کی یکسوئی اور انہماک، سب اپنی اپنی جگہ ایک کیفیت رکھتے ہیں۔ یہ کیفیت تعلیم و تحقیق کے لئے خاص طور پر سازگار ہے اور میری دلی دعا ہے کہ خدا آپ کو افراتفری کے ان مرکزوں سے ہمیشہ دُور رکھے۔ جہاں علم کی نہیں تجارت و سیاست کی گرم بازاری ہے۔

قومی نظام تعلیم میں

تعلیم الاسلام کالج کا مقام

میں خوش ہوں کہ اس سال بھی تعلیم الاسلام کالج کی ترقی کی رفتار بدستور قائم رہی۔ یہ کالج دوسری غیر سرکاری درسگاہوں کی طرح ہمارے قومی نظام تعلیم میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ قومی شعور کی تربیت اور تہذیبی روایات کے استحکام کی جو رَو، ہمارے غیر سرکاری اداروں میں عرصہ دراز سے چل رہی ہے، حکومت کی نسبتاً خوشحال درسگاہیں ابھی اس سے نا آشنا ہیں۔ اس کے کئی اسباب ہیں۔ غیر سرکاری درسگاہوں میں جاہ و منصب کی طلب پراگندگی طبع کا باعث نہیں ہوتی یا کم از کم اس حد تک نہیں ہوتی کہ "سینیارٹی" کی شطرنج پر "گریڈ" کا مہرہ ہر وقت عذاب جان بنا رہے۔ یہاں کے اساتذہ تبادلے کے حکم سے جابجا منتشر نہیں ہوتے، نہ یہاں سرکاری اداروں کی ضابطہ پسند دنیا دماغ کی تعمیری حرکت کے لئے زنجیر پا بنتی ہے۔ یہاں سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ یہ ادارے صرف اپنی ابتدائی کارکردگی کے سہارے جیتے ہیں۔ ان کے وجود کا مرکز اپنے آپ سے باہر نہیں ہوتا۔ مجھے اس میں قطعاً شبہ نہیں ہے۔ کہ قومی جماعتوں اور انجمنوں کی قائم کی ہوئی درسگاہیں اپنی خامیوں اور کمزوریوں کے باوجود، ہماری اجتماعی زندگی کی ایک بنیادی ضرورت کو پورا کر رہی ہیں اور ان کے نہ ہونے سے ہماری زندگی میں ایک خلا پیدا ہو گا۔

یونیورسٹی اور ملحقہ کالجوں کا باہمی رشتہ

جناب والا! آپ نے اپنی روداد میں اس صورتِ حال کا ذکر بھی کیا ہے۔ جو تعلیمی اصلاحات کے نفاذ کے بعد یونیورسٹی اور کالجوں کے درمیان پیدا ہو گئی ہے۔ بلاشبہ اصلاح کے اس دور میں یونیورسٹی کے دوسری شعبوں کو بھی توسیع و ترقی کا حق پہنچتا ہے۔ اور اگر یونیورسٹی اپنا یہ حق استعمال کرتے ہوئے کالجوں کو صحیح قسم کی دعوت مقابلہ دے تو اس باہمی مقابلے میں خیر و برکت کے کئی پہلو نکلیں گے۔ لیکن مجھے آپ سے پورا اتفاق ہے کہ اگر اس مرحلے پر یونیورسٹی نے یکطرفہ استحکام کو اپنا مقصد بنا لیا تو کالجوں ہی کے لئے نہیں، بلکہ بالآخر خود یونیورسٹی کے لئے بھی، قومی تعلیم کی یہ غیر متوازن کیفیت ضعف اور انتشار کا باعث ہو گی۔ اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ اس موقعہ پر یونیورسٹی اور کالجوں کے درمیان رقابت کے حدود مقرر کر دیئے جائیں ان حدود سے تجاوز کی صورت میں ہماری تعلیمی زندگی کو بے اندازہ نقصان پہنچے گا۔

آکسفورڈ اور کیمبرج میں کالج اور یونیورسٹی کے درمیان تقسیم کار، بلکہ تقسیم معاش، جن اصولوں پر طے ہو چکی ہے۔ ان کا بجنسہٖ اطلاق پنجاب یونیورسٹی سے الحاق رکھنے والے کالجوں پر نہیں ہو سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ آکسفورڈ اور کیمبرج کے حدود اربعہ کو پنجاب یونیورسٹی کی جغرافیائی وسعت سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ یہاں تمام ملحقہ کالجوں کے اساتذہ کا یونیورسٹی کے لیکچروں میں حصہ دار ہونا خارج از بحث ہے نہ یہ ممکن ہے کہ بلوچستان سے آزاد کشمیر تک تمام طلباء لاہور آکر پنجاب یونیورسٹی کے حلقہ درس میں شامل ہوں۔ ہمارے صوبہ میں چند بڑے شہروں سے باہر کالجوں کے باہمی فاصلے بالکل ایسے ہیں جیسے ممالک غیر میں یونیورسٹیوں کے باہمی فاصلے۔ یوں سمجھئے تو پنجاب یونیورسٹی سے الحاق رکھنے والے کالج، بالخصوص بیرونِ لاہور کے کالج بجائے خود چھوٹی چھوٹی یونیورسٹیوں کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ ان کالجوں کی ترقی قومی تعلیم کی ترقی اور ان کا زوال قومی تعلیم کا زوال ہے اسی سبب سے یہ مسئلہ بنیادی اہمیت رکھتا ہے کہ تعلیمی اصلاحات کے اس نئے دور میں پنجاب یونیورسٹی اور اسکے ملحقہ کالجوں کا باہمی رشتہ کیا ہو گیا۔

آنرز اور ایم۔اے کا نصاب

آپ کو معلوم ہے کہ کئی سال سے یونیورسٹی میں "آنرز سکول ان کیمسٹری" کے نام سے ایک سہ سالہ نصاب موجود ہے، جو طالب علم اس سہ سالہ نصاب کی تکمیل کر لیتے ہیں، اسے ایک سال میں ایم۔ایس سی کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ بی۔ایس سی آنرز سکول کو ایم۔ایس سی کے ساتھ ٹانکنے کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آنرز سکول کی جماعت صرف یونیورسٹی تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ یہ مشکل جو پہلے صرف ایک مضمون کیمسٹری سے مخصوص تھی، اب ایک مصیبت عظمےٰ بن کر تمام مضامین پر چھا گئی ہے۔ نئے نصاب کے مطابق اردو فارسی سے لے کر باٹنی زوالوجی تک ہر مضمون کے آنرز کو ایم۔اے۔ ایم۔ایس سی کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ اور بی۔اے آنرز کا نصاب قدر و قیمت کے لحاظ سے نصف ایم۔اے کے برابر قرار پایا ہے اس طریق عمل کے نتائج قدرتاً وہی ہوں گے جو آنرز سکول ان کیمسٹری کے سلسلہ میں پہلے نمودار ہو چکے ہیں۔ یعنی تمام مضامین آنرز کے نصاب کی تدریس یونیورسٹی تک محدود ہو جائیگی اگر بات یہیں تک رہتی تو کالجوں کا وجود شاید خطرے میں نہ پڑتا۔ کیمسٹری کے آنرز سکول کا نصاب ایم۔ایس سی کے ساتھ ٹنکا ہوا ہونے کے باوجود بی۔ایس سی کے پاس کورس کے نصاب سے بالکل علیحدہ تھا لیکن موجودہ صورت حال یہ ہے کہ ہر مضمون میں آنرز کا نیا نصاب ایک طرف ایم۔اے کا جزو بنا دیا گیا ہے اور دوسری طرف بی۔اے پاس کورس کا۔ چنانچہ اب نہ صرف یہ ہو گا کہ آنرز کی جماعتیں کالجوں سے چھن جائیں گی بلکہ اس کے ساتھ ہی آنرز کے طلباء سے محروم ہونا کالجوں کی پاس کورس کی جماعتوں کو بھی خود بخود متاثر کرے گا۔ اور صرف وہ کم ہمت طالب علم کالجوں کے حصہ میں آئیں گے جو آنرز سے بے نیاز ہوں گے۔ اسی طرح کالجوں میں داخلہ اس قدر کم ہو جائے گا کہ عجب نہیں بیشتر کالجوں کو اپنا کام جاری رکھنا ناممکن نظر آنے لگے۔

اس مصیبت کا ایک حل یہ ہے کہ آنرز کے نصاب کو ایم۔اے میں شامل نہ کیا جائے۔ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ جس آنرز کورس کا تعلق ایم سے ملا ہوا ہو اسے یونیورسٹی کی کشش ثقل اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ متناسب

اپنے دل سے پوچھئے

الفضل جماعت احمدیہ کا ایک مرکزی اور دینی اخبار ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانا ہر احمدی کا ایک دینی فریضہ ہے۔ آپ الفضل کی اشاعت بڑھانے کے لئے کیا کچھ کر رہے ہیں۔ اپنے دل سے پوچھئے۔ (مینیجر الفضل)

یہ ہے کہ ایم اے کا نصاب بدستور دو سال پر پھیلا رہے، اور ایم اے کی منزل پر سائنس اور آرٹس کے بیشتر مضامین کی تدریس بدستور یونیورسٹی میں ہو۔ انڈر گریجویٹ جماعتوں کی تدریس سے الجھنے کے بجائے یونیورسٹی اگر اپنی خصوصی توجہ ریسرچ پر مرکوز کرے تو اس کے کارنامے اپنے صحیح مقام اور منصب سے زیادہ قریب ہو جائیں گے

مجھے امید ہے کہ لاہور کے بعض کالجوں کی طرف سے عنقریب مرکزی وزارت تعلیم اور انٹر یونیورسٹی بورڈ کے سامنے یہ تجویز پیش ہوگی کہ آنرز اور ایم۔ اے کے نصاب کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا جائے۔ اس تجویز سے ہماری مراد ہرگز یہ نہیں ہے کہ آنرز کا معیار سابق نصاب کے مقابلے میں بلند نہ کیا جائے لیکن یہ ضرور ہے کہ آئندہ کا نصاب ایم اے کے نصاب سے قطعاً آزاد رہے۔ اس علیحدگی کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ آنرز کی تمام جماعتوں کے لئے یونیورسٹی میں جمع ہو جانے کا جو میلان اس وقت پیدا ہو گیا ہے، اس پر ایک بھاری روک لگ جائے گی۔ جو کالج آنرز کی تدریس کے لئے مناسب انتظام کر سکیں گے، ان کے طلباء پاس اور آنرز دونوں نصاب اپنے کالجوں کے زیر اہتمام پورے کریں گے۔ اور اس طرح کالج اچھے معیار کے طلبہ سے بالکل خالی نہ ہو جائیں گے اس کے برعکس اگر موجودہ صورت حال قائم رہی تو بہت سے کالج تدریجاً ناکارہ بلکہ معدوم ہو جائیں گے۔ کالجوں کے بند ہو جانے سے ہمارا قومی نظام تعلیم ایک خلفشار میں مبتلا ہو جائیگا۔ اور خود یونیورسٹی کو، بقول غالب، اپنی جفا سے توبہ "کرنی پڑے گی"۔ یونیورسٹی کا اپنا بھلا اس میں ہے کہ وہ کالجوں کو اس آخری منزل تک دھکیلنے کی کوشش نہ کرے جہاں پہنچ کر ان کا وجود و عدم برابر ہو جائے۔ حضرات! مجھے یقین ہے کہ اگر یونیورسٹی نے کالجوں کو خدا نخواستہ ہڑپ کر ہی لیا تو اس کی اپنی صحت خراب ہو جائے گی اور اس کے پیٹ میں سخت درد ہوگا۔

اساتذہ کی تعظیم و تکریم کی اہمیت

تعلیمی کاروبار کی تنظیم کا یہ مسئلہ اور اسی نوع کے دوسرے مسائل ابھی ہمارے ان طلباء کے لئے دردسر کا باعث نہیں بنے جو آج فارغ التحصیل ہو کر زندگی کے نئے میدانوں کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔ لیکن میرے نوجوان دوستو، ذوق تنظیم کی کسک کو سینے سے نہیں لگاؤ گے تو قوم اور وطن کا نام کس طرح چمکاؤ گے؟ زندہ قومیں دن رات اپنے مستقبل کی تعمیر میں لگی رہتی ہیں۔ اور تعمیری کام کے لئے تعلیم یافتہ آدمی، اور پھر نوجوان آدمی، سے بہتر کارکن کہاں ملتا ہے؟ اس وقت میں آپ کو آپ کا ایک فرض یاد دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جن استادوں نے مدرسے اور کالج میں چودہ سال تک آپ کی تعلیم و تربیت کا حق ادا کیا، ان کی طرف سے آپ پر بھی ایک حق عائد ہوتا ہے ملک بھر میں یہ پیغام پھیلایئے اور خود اپنے طرز عمل سے اس پیغام کی صداقت کا ثبوت دیجئے، کہ اہل علم کی عزت کرنے سے قوم کی اپنی عزت کا معیار قائم ہوتا ہے۔ کچھ عرصے سے ہم اپنے اساتذہ کی تکریم سے بے نیاز ہو گئے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ استادوں کو نکما اور بھونڈی کہکر ان کی تذلیل کرنا آج کل فیشن میں داخل ہو گیا ہے۔ مانا کہ ہمارے اساتذہ اس عقلی اور اخلاقی کمال کا نمونہ نہیں ہیں جس کی تصویر پرانی حکایتوں میں نظر آتی ہے لیکن کیا طلباء کا احتجاج اور ارباب حل و عقد کی ملامت کا موجودہ انداز معلم کی عزت نفس، اطمینان خاطر اور کارکردگی کی صلاحیت میں اضافہ کر رہا ہے؟ مجھے ڈر ہے کہ بے چینی اور گھبراہٹ کی یہ فضا درس و تدریس کی دنیا پر بہت برا اثر ڈالے گی یاد رکھیے کہ جو قوم اپنے معلمین کا ادب نہیں کرتی، علم اس سے منہ پھیر لیتا ہے اور پھر جہالت کا غار اس کیلئے اپنا تاریک منہ کھولتا ہے ہمارے معلمین ہماری آئندہ نسل کی تربیت کے ضامن ہیں۔ ان کے احترام میں کمی کرنا آئندہ نسل کے احترام کو تلف کرنا ہے۔

عزیزان من! آپ مجھ سے پوچھیں گے کہ آخر ہم اس صورت حال کی اصلاح کے لئے کیا کریں؟ میرا جواب یہ ہے کہ معلمی کے شریفانہ پیشے کا وقار بحال کرنے کے لئے اساتذہ کے طبقے کی موجودہ بیچارگی و بے کسی کو قبول نہ کیجئے بلکہ اگر آپ نے اپنے کسی استاد سے کوئی بھی فیض پایا ہے تو اس احسان کی جزا کے طور پر، گردو پیش کی بگڑی ہوئی فضا کے باوجود، اساتذہ کے متعلق اپنے خیال، قول اور فعل سے ادب و احترام کے اسی جذبے کا اظہار کیجئے جس کے ثبوت ہر آزاد اور مہذب معاشرے میں ملتے ہیں۔ ان دنوں آپ نے حکومت کے عمال اور انتظامیہ کے اہلکاروں کی زبان سے مدرسوں کی کاہلی اور بے بصری کی شکایت کئی بار سنی ہوگی۔ بے شک، ہمارے اہل مدرسہ اپنے موجودہ حالات سے بلند تر اور بہتر نہیں لیکن میں پوچھتا ہوں کہ وہ قدیم مدرس کوئی انسان کامل تھا جس کی جوتیاں اٹھانے کی خاطر خلیفہ بغداد کے بیٹے آپس میں جھگڑ پڑے تھے؟ افسوس ہماری وہ روایت زندہ نہ رہ سکی جس کے مطابق چند سو برس پہلے ہم یہ سمجھتے تھے کہ علم کے ساتھ معلم بھی قابل احترام ہوتا ہے۔ ہمارے اس تہذیبی انحطاط کا ایک نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ہمارے ذہین طلبہ اپنے لئے بالعموم وہ پیشے انتخاب کرتے ہیں جن میں انہیں دوسروں کو مرعوب اور خائف کرنے کا موقعہ مل سکتا ہو لیکن یاد رکھیئے کہ قومیں صرف سول سروس کے افسروں کے سہارے زندہ نہیں رہتیں۔ قوموں کی زندگی کا تعلق تعلیم دینے والوں کی ایک ایسی جماعت سے بھی ہے جو کم تنخواہ پانے کے باوجود، بنیادی اہمیت کے فرائض بجا لاتی ہے اور خدمت اور محبت کو اپنے لئے سب سے بڑی سعادت سمجھتی ہے۔ میرے عزیزو! اگر آپ میں سے بعض نوجوانوں نے معلمی کی باشرف مگر درویشانہ زندگی اختیار کی تو آپ کو اپنے اساتذہ کی محبت و شفقت کا قرض ادا کرنے کے لئے ایک اور موقع میسر آئے گا۔ یہ قرض اس طرح ادا کیجئے کہ معلم کی حیثیت سے اپنے آپ کو اس ملک کے سب سے معزز افراد کا ہمسر سمجھئے۔ اپنی خودداری اور اصول کو کسی لالچ اور کسی خوف کی بناء پر، کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیجئے اور یہ طے کر لیجئے کہ انسان کی عظمت جاہ و منصب سے نہیں، ضمیر کی روشنی سے قائم ہوتی ہے اگر آپ یہ سب کچھ کر سکے تو یقین رکھئے کہ آپ نے نہ صرف وہ حق ادا کر دیا جو اچھے استادوں نے بطور طالب علم کے آپ پر عائد کیا تھا بلکہ ساتھ ہی آپ نے اس روایت کو بھی زندہ کرنے کی کوشش کی جس پر عالم اسلام چودہ صدیوں سے ناز کر رہا ہے

بعض تابندہ روایات

وہ روایت کیا ہے؟ وہ روایت یہ ہے کہ اسلامی تمدن کے کسی دور میں حکومت کی شان علم کی شان سے اونچی نہیں رہی:

> ایک دفعہ ہارون الرشید اور شاہزادے امام مالک کے یہاں گئے۔ (غور کیجئے کہ خلیفہ وقت اور شہزادے ایک عالم کے دربار میں خود حاضر ہوئے) خلیفہ نے امام مالک سے حدیث سنانے کی فرمائش کی۔ امام ممدوح نے فرمایا کہ میں نے عرصے سے طریقہ قرأت چھوڑ دیا ہے اب اور لوگ حدیث مجھ کو سناتے ہیں اور میں سنتا ہوں۔ ہارون الرشید نے کہا کہ بہتر ہے میں ہی سناؤں گا مگر اول عام آدمیوں کو اپنی مجلس سے باہر کر دیجئے۔ امام مالک نے جواب میں ارشاد کیا کہ اگر خواص کی خاطر سے عوام محروم کئے جائیں گے تو خواص کو بھی نفع نہیں پہنچ سکتا۔ یہ فرما کر اپنے ایک شاگرد ابن عیسےٰ کو حکم دیا کہ سبق شروع کریں۔ چنانچہ ابن عیسےٰ نے فوراً سبق شروع کر دیا اور خلیفہ کو خاموش رہنا پڑا[1]۔

ایک اور واقعہ سنیئے۔ سلاطین روم کی جباری و قہاری کی کہانیاں زبان زد عام ہیں۔ لیکن پاکستانی مدرسین کی ذلت و مسکنت کے اس دور میں آپ کے لئے یہ امر موجب حیرت ہوگا کہ یہ دوسرا واقعہ جو میں سنا رہا ہوں روم کے ایک فرمانروا سے تعلق رکھتا ہے۔

> مولانا ابن خطیب ایک روز عید کی مبارکباد دینے ایوان سلطانی کو گئے۔ ان دنوں وہ خزانہ سلطنت کے وظیفہ خوار بھی تھے۔ اور سو درہم یومیہ ان کو ملتے تھے۔ جب دربار کو چلے تو چند طلبہ ہمرکاب تھے۔ حضور سلطانی میں پہنچے تو سلطان نے ازراہ حسن اخلاق سات قدم بڑھ کر استقبال کیا۔ مولانا نے بجائے جھک کر آداب بجا لانے کے سلام کیا اور بجائے دست بوسی کے مصافحہ۔ ان کے ایک شاگرد کو استاد کا یہ خلاف آداب برتاؤ ناگوار گذرا اور واپسی میں اس نے کہا کہ آخر سلطان فرمانروائے وقت ہیں، کچھ تو آپ کو جھکنا تھا ابن خطیب نے فرمایا کہ آیا یہ فخر سلطان کے لئے کم ہے کہ ابن خطیب سا فاضل ان کے پاس گیا؟ اور میں خوب جانتا ہوں کہ سلطان اسی کو غنیمت سمجھتے ہیں[2]

علماء کا یہ احترام محض علم دین کے احترام کی خاطر نہ تھا۔ علوم دنیوی اور غیر مسلم علماء کی منزلت میں بھی ہمارے قدیم حکمران ذرہ بھر کوتاہی نہ کرتے تھے۔ جہانگیر جسے تاریخ نے عیش پرستی اور مے گساری کے لئے بدنام کر رکھا ہے۔ تمام علوم و فنون کے ماہرین کا عقیدت مند تھا۔ اس عہد کے ایک ہندو عالم جدروپ سنیاسی کے متعلق مذکور ہے کہ شہنشاہ کئی بار خود اس کی خدمت میں حاضر ہوا اور گھنٹوں اس کی صحبت میں بیٹھ کر کسب فیض کرتا رہا۔ جدروپ ایک پہاڑی کی کھوہ میں رہتا تھا۔ جہانگیر تین میل پیادہ پا چل کر وہاں پہنچا۔ "تزک" میں اس سنیاسی سے ملاقات کا حال اپنے قلم سے یوں لکھتا ہے:

> ویدانت کے علم میں کہ علم تصوف ہی ہے اس شخص نے بہت ریاضت کی تھی۔ چھ گھڑی تک اس کے ساتھ لطف صحبت رہا۔ اس کی باتیں ایسی اچھی تھیں کہ میرے دل پر بہت اثر ہوا

میرے نوجوان عزیزو، یہ سب کہانیاں نہیں ہیں زندگی کے واقعات ہیں۔ اب بھی مہذب قومیں زندگی میں اہل علم کو وہی مقام دیتی ہیں جو کبھی ہم دیا کرتے تھے۔ اب بھی جرمنی کا چانسلر اپنے نام سے پہلے لفظ "پروفیسر" لکھکر عار محسوس نہیں کرتا۔ اب بھی امریکہ کی اقتصادی حکمت عملی، مالیات اور دوسرے اہم امور کا فیصلہ اہل مدرسہ کے مشورے سے ہوتا ہے اب بھی ایران میں ارباب علم و فضل کا معاشرتی

---

[1] علمائے سلف ص ۱۲ مصنفہ حبیب الرحمٰن شیروانی۔

[2] علمائے سلف ص ۶۶، ۶۷

مقام ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس اور اس طرز کے دوسرے سرکاری کارندوں سے اونچا سمجھا جاتا ہے

علمی زندگی کا معاشرتی رتبہ

مجھے سی ایس پی قسم کے عہدہ داروں کی ضرورت واہمیت سے انکار ہرگز نہیں ہے لیکن شکایت یہ ہے کہ ہماری سوسائٹی نے ارباب علم وفضل کو سول سروس کا دست نگر بنادیا ہے اہل مدرسہ کو اگر مال ودولت سے محروم کرنا ہی تھا تو اس کے ساتھ کم ازکم وہ اعزاز واحترام ضبط نہ کیا ہوتا جو صدہا برس سے استاد کا بنیادی حق قرار پاچکا تھا ہماری قومی روایات معلمین کی توہین وتذلیل کی روایات نہیں ہیں غزالی اور رازی اور دوسرے علمائے سلف کی جو تکریم اسلامی سوسائٹی میں قائم تھی اس کے ذکر پر شاید مجھ سے یہ پوچھا جائے کہ غزالی ورازی کے مثیل اب کہاں ہیں؟ میں جواباً یہ گزارش کروں گا کہ عقلی وعلمی زندگی کا معاشرتی رتبہ بلند کیجئے تاکہ مدرسے کی دنیا میں غزالی ورازی کا ظہور ہو سکے آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے ملک میں آج بھی ایک گمنام استاد اپنے فرض کو بجالاتا ہوا آگ کے شعلوں کی لپک سے الجھا اور جل مرا یقین رکھئے کہ آج بھی کسی کنج وعزلت میں بیٹھا ہوا کوئی خاموش محسن کسی نئے اقبال کی تربیت میں مصروف ہے اس یقین کو دل میں لئے ہوئے میں آپ سے اور قوم کے سواد اعظم سے التجا کرتا ہوں کہ معلمین کے احترام کی روایت کو از سر نو زندہ کیجئے تاکہ ہماری آئندہ نسلیں زندہ رہ سکیں ہمارے معلموں کو ذلیل کرنیوالے حالی مرحوم کا یہ شعر نہ بھلائیں سے

نہ عیش کے خسروی رہے گا نہ دولت بہمنی رہے گی
رہے گی اے منعمو! تو باقی بی اے کی کچھ ندشنی رہے گی۔

عزیزان من۔ آپ یہ گمان نہ کیجئے کہ اپنے ہم مشربوں کی حمایت کے جوش میں مجھے اپنی اور ان کی کوتاہیوں اور کمزوریوں کا احساس نہیں رہا لیکن وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی جلس کا طعنہ نہیں دیا جاتا ہے اصلاح حال کی تدبیر یہ تو نہیں ہے کہ تعلیمی دنیا کے بت ایسے تشدد سے توڑے جائیں جس سے بہتر حالات کا تصور ہی طیامیٹ ہو جائے اور تعمیر نو کی امید ہر قدم پر مجروح ہوتی ہوئی نظر آئے مجھے یقین ہے کہ جب تک ہم بہتر اساتذہ کے ظہور کے لئے ملک کی فضا کو سازگار نہ بنائیں گے، قوم میں بہتر اساتذہ کا ظہور نہ ہوگا۔ اے عزیز وقوم کی نئی زندگی کی سب امیدیں اب آپ سے وابستہ ہیں۔ اپنے دل میں علم کی عزت اور علم پڑھانے والوں کی عزت لے کر دنیا میں قدم رکھئے تاکہ دنیا آپ کی اور آپ کے وطن کی عزت کر سکے ؟

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر اختر احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ کے والد ماجد محترم شیخ منظور علی صاحب عرصہ سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے

کرنے کے علاوہ مختلف علاقوں کے پرائمونٹ چیفس سے مل کر سکول کھولنے کی حکومت سے اجازت حاصل کرنے کے انتظامات کئے ان میں سے دو سکولوں کی اجازت مل چکی ہے اور تقریباً پانچ مزید سکولوں کی اجازت ملنے کی امید ہے۔

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں اشاعتِ اسلام

ایک امریکن اخبار نویس کی احمدیہ مشن ہاؤس میں آمد، دو ہزار میل کے تعلیمی دورے، لٹریچر کی اشاعت

از مکرم غلام احمد صاحب نسیم بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

اپریل کے شروع میں مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد نے بو مشن کا چارج خاکسار سے لیا۔ آپ مرکز ربوہ میں تقریباً ایک سال رخصت گزارنے کے بعد مارچ کے آخر میں واپس سیرالیون تشریف لائے آپ نے چارج لیتے ہی بڑے خلوص سے کام شروع کر دیا ہے

درس وتدریس:۔

روزانہ بو کی مسجد میں نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم اور نماز مغرب کے بعد درس احادیث دیتے رہے اور احباب کو دیگر مختلف مسائل کے متعلق معلومات بہم پہنچاتے رہے عصر کے بعد ایک عربی کلاس کو پڑھاتے ہیں

ملاقاتیں:۔

بو کے بعض شامی اور افریقن تجار سے ملاقاتیں کیں اور ان سے تعلقات پیدا کر کے ان کو لٹریچر دیا گیا آزادی کی سالگرہ کے موقعہ پر حکومت کی طرف سے بو میں منعقد ہونیوالی تقریبات میں شرکت کی اور معززین سے ملاقاتیں کیں۔

امریکن جرنلسٹ کی مشن میں آمد

تو میں امریکن مشن کے انچارج نے مکرم ملک صاحب کو اطلاع دی کہ ایک امریکن جرنلسٹ جو مغربی افریقہ کا دورہ کر رہا ہے احمدیہ مشن کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے مشن ہاؤس آنے کا متمنی ہے مکرم ملک صاحب نے ان سے وقت مقرر کیا اور مکرم امیر صاحب جو اتفاقاً بو میں موجود تھے کو بھی اطلاع کر دی چنانچہ صاحب موصوف وقت مقررہ پر لائبریری میں تشریف لائے مکرم شیخ نصیر الدین صاحب بھی اس وقت وہیں موجود تھے ان سے گفتگو ہوئی انھوں نے بتلایا کہ جب سے میں افریقہ میں آیا ہوں ہر جگہ سے مجھے اطلاع ملتی رہی کہ مسلمانوں میں سے احمدیہ مشن کے نمائندوں کو ضرور ملو اور اس سلسلہ میں بہت سی باتیں بھی مجھے اس مشن کے بارہ میں معلوم ہوئیں جن سے مجھے خواہش پیدا ہوئی کہ خود مل کر آپ سے حالات دریافت کروں مگر اس سے قبل مجھے گھانا اور نائیجیریا موقعہ نہ مل سکا اب میں خوش ہوں کہ کم ازکم سیرالیون میں میری یہ خواہش پوری ہو رہی ہے اس پر مکرم امیر صاحب نے مختصر طور پر احمدیت کی تاریخ تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ وغیرہ کی تفصیلات سے اسے آگاہ کیا اور اکناف عالم میں احمدیہ مشن کی تبلیغی اور تعلیمی مساعی سے اس کو روشناس کیا تعدد ازدواج کا مسئلہ خاص طور پر زیر بحث آیا جب اس کے سامنے اسلامی نقطۂ نگاہ کی اس بارہ میں وضاحت کی گئی تو اسے سخت حیرانی ہوئی اور کہا کہ اب تک جو میں سنتا آیا ہوں وہ بالکل مختلف تھا۔ میں سمجھتا ہوں تعدد ازدواج کے بارہ میں اسلامی تعلیم بعض حالات میں واقعی ضروری ہے اور یہ بعض مشکلات کا صحیح حل ہے

اس کے بعد مکرم ملک غلام نبی صاحب نے مشن کی طرف سے اسلامی کتب کا ایک سیٹ پیش کیا جسے اس نے بخوشی قبول کرتے ہوئے کہا میرے لئے یہ ایک گرانقدر تحفہ ہے اور اسلام کے بارہ میں صحیح معلومات حاصل کرنے میں مدد دیگا

نیز انھیں نذیر احمدیہ پرنٹنگ پریس بھی دکھایا گیا

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ آف سکولز نے اسے احمدیہ سیکنڈری سکول پرائمری سکول بورڈنگ ہاؤس وغیرہ دکھائے اور مشن کی تعلیمی مساعی سے آگاہ کیا۔

مشرقی صوبہ

یکم اپریل سے خاکسار مشرقی صوبہ کے ٹاؤن شہر کینما (Kenema) میں متعین ہو چکا ہے یہاں پہنچ کر شہر کے عمائدین سے ملاقاتیں کیں اور ان کو احمدیہ مشن کے قیام کی غرض وغایت بتائی اور بعض مجالس بھی منعقد کیں۔ اس قصبہ میں چونکہ پہلے ہمارا باقاعدہ مشن قائم نہیں تھا بلکہ چند ایک احمدی احباب موجود تھے اس لئے ان کی تنظیم کی طرف خاص توجہ کی گئی اب وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ تنظیم کیا گیا ہے احباب قدم آگے بڑھا رہے ہیں نمازوں میں شرکت کرتے ہیں جمعہ میں باقاعدگی سے حاضر ہوتے ہیں لوکل عہدیداران کا انتخاب کر کے کام میں سہولت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔

درس وتدریس:۔

احباب کی باقاعدہ تنظیم کر کے ایک احمدی دوست کے مکان پر درس قرآن کریم اور احادیث کا کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری کر دیا ہے اور احباب کو مختلف اسلامی مسائل سمجھانے کی طرف خاص توجہ کی جا رہی ہے

لوکل مبلغین:۔

مشن کے تین لوکل مبلغین اس صوبہ میں کام کرتے ہیں ان کو پروگرام بنا کر مختلف علاقوں میں تبلیغ کے لئے روانہ کیا چنانچہ ان میں سے ایک مبلغ الفا فوڈے کو نمایاں کامیابی نصیب ہوئی اور اس کے ذریعہ ایک نئی جماعت بیس افراد پر مشتمل قائم ہوئی اس عرصہ میں کینما میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے دو افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

شمالی صوبہ:۔

اس صوبہ کے انچارج مکرم مولوی اقبال احمد صاحب ہیں جن کا قیام مگبورکا میں ہے عرصہ زیر رپورٹ میں آپ نے جماعت کی تعلیم وتربیت کی طرف خاص توجہ کی آپ نے ایک عربی کلاس بھی جاری کی ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے چل رہی ہے

ملاقاتیں:۔

اس عرصہ میں مکرم مولوی صاحب نے مگبورکا کے قریب ایک صد احباب سے انفرادی طور پر ملاقات کی اور اسلام کی تعلیم سے انھیں روشناس کرایا جن میں سے خاص

قابل ذکر پیرامونٹ چیف اور قاہرہ کے دو استاد ہیں جو مگبورکا کے ایک سکول میں عربی پڑھاتے ہیں۔

رمضان:۔

رمضان کا مبارک مہینہ آپ نے مگبورکا میں گزارا اس میں علاوہ عام درس کے رمضان کی عظمت اور برکات سے کماحقہ متمتع ہونے کی طرف احباب کو توجہ دلائی یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس مبارک مہینہ میں غیر از جماعت احباب بھی خاصی تعداد میں مسجد میں آتے رہے اور مسائل اسلامی سے آگاہی حاصل کرتے رہے نیز نماز عید میں بھی بڑی تعداد میں لوگ شریک ہوئے

لٹریچر:۔

مولوی صاحب نے لٹریچر کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی آپ مگبورکا کے سیکنڈری سکولوں اور کالج میں تشریف لے گئے اور طلباء سے مل کر انھیں اسلامی لٹریچر پڑھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی چنانچہ اس کے نتیجہ میں اب بفضلہ تعالیٰ جمعہ کے روز ایک معقول تعداد طلباء کی مسجد میں آتی ہے مولوی صاحب انہیں سلسلہ کے اخبارات اور کتب پڑھنے کے لئے دیتے ہیں ہر جمعہ نئی کتب لے جاتے ہیں اور پہلی واپس کر جاتے ہیں

شامی حضرات کو آپ نے عربی لٹریچر پڑھنے کیلئے دیا خصوصاً قاہرہ کے دو اساتذہ کو جو اچھے تعلیم یافتہ ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات، مکتوب احمد، حمامۃ البشریٰ اور استفتاء وغیرہ بڑی خوشی سے مطالعہ کرتے ہیں۔

تبلیغی سفر:۔

اس عرصہ میں آپ نے شمالی صوبہ کے متعدد مقامات کا دورہ کیا جن میں کمبیا، پورٹ لوکو، روکوپر، لونی، بانا، پیپے، لوٹو کا اور اگنٹی وغیرہ شامل ہیں لیکچروں اور ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے حلقہ میں آٹھ افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

تعلیم:۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب جنرل سپرنٹنڈنٹ احمدیہ سکولز و پرنسپل احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو نے تقریباً دو ہزار میل کے تعلیمی دورے کئے

مکرم سمیع اللہ صاحب سیال وائس پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول اور ایجوکیشن سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

مکرم منور احمد صاحب بھی پوری تندھی سے سیکنڈری سکول کے کاموں کے علاوہ مشن کے عام تعلیمی کاموں میں حصہ لیتے رہے جس میں سے خاص طور پر بورڈنگ کے طلبہ کی نگرانی اور ان کی تربیت قابل ذکر ہے

مکرم شیخ نصیر الدین صاحب نے ایک دورہ شمالی صوبہ کا کیا جہاں انھوں نے ڈسٹرکٹ کونسل کی میٹنگ میں شرکت

اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام کے پیشِ نظر وعدوں میں اضافے

امسال چندہ تحریک جدید گزشتہ سال کی نسبت پچاس ہزار روپیہ زائد فراہم کرنا ہے تاکہ اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے کام میں مزید توسیع کی جا سکے اس کے پیشِ نظر مخلصین سلسلہ سے وعدوں میں اضافہ کی اپیل کی جا رہی ہے چنانچہ جن دوستوں نے پانچ یا پانچ سے زائد کے اضافے پیش کئے ہیں۔ انکے اسماء شکریہ کے ساتھ درج ذیل ہیں۔ قارئین کرام ان کے لئے دعا فرماویں۔

نام معطی	اضافہ	نام معطی	اضافہ
چوہدری فضل کریم صاحب لائلپور	۵/-	شیخ محمد عبداللہ صاحب لائلپور	۱۲.۵۰
شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ ؍؍	۵۰.۰۰	شیخ شریف اللہ صاحب ؍؍	۵.۰۰
عبدالرشید بھٹی صاحب ؍؍	۵.۰۰	ملک بشیر احمد صاحب ؍؍	۳۶.۰۰
چوہدری غلام دستگیر صاحب ؍؍	۵.۰۰	شیخ حمید اللہ صاحب ؍؍	۵.۰۰
محمد علی صاحب طاہر ؍؍	۵.۰۰	قریشی بشیر احمد صاحب ؍؍	۵.۰۰
شیخ فضل حسین صاحب ؍؍	۱۰.۰۰	چوہدری مبارک علی صاحب ٹمبر مرچنٹ ؍؍	۷۵.۰۰
ڈاکٹر امین الدین حامد صاحب ؍؍	۵.۰۰	سعید احمد صاحب غفور کلاتھ ہاؤس ؍؍	۵.۰۰
شیخ فضل احمد صاحب ؍؍	۵.۰۰	راجہ ناصر احمد صاحب ؍؍	۷.۰۰
میاں محمد حسن صاحب مرحوم ؍؍ } بیگم صاحبہ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۲۰۰.۰۰	اہلیہ صاحبہ ؍؍ ؍؍	۵.۰۰
		رشید احمد صاحب ؍؍	۵.۰۰
چوہدری نصیر الدین صاحب چادر فروش	۵.۰۰	آغا عبداللطیف صاحب ... کالج	۳۰.۰۰
شیخ عبدالعزیز صاحب ؍؍	۱۰.۰۰	سلیم احمد صاحب ؍؍	۱۰.۰۰
شیخ مظفر احمد صاحب وکیل ؍؍	۵.۰۰	چوہدری محمد صدیق صاحب	۵.۰۰
راجہ ناصر احمد صاحب ؍؍	۵.۰۰	چوہدری نور محمد صاحب ماسٹر مظفرگڑھ	۶.۰۰
شیخ غلام محمد صاحب ؍؍	۵.۰۰	ڈاکٹر غیور احمد صاحب ؍؍	۱۰.۰۰
مولوی جمال الدین صاحب ؍؍	۵.۰۰	پیر سلطان احمد صاحب ؍؍	۵.۰۰
چوہدری عبدالرحمن صاحب امیر جماعت ملتان	۵-۰۰	چوہدری محمود احمد صاحب جہانیاں	۵-۰۰
مرزا محمد اسلم بیگ صاحب ؍؍	۲۵-۰۰	سید عطاء الرحمن صاحب ؍؍	۱۰-۰۰
محترم ارشاد احمد صاحب ؍؍	۱۵-۰۰	ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ؍؍	۶-۰۰
خان صاحب محمد منظور احمد خان صاحب	۵-۰۰	چوہدری منصور احمد صاحب ؍؍	۵-۰۰
مرزا خورشید بیگ صاحب ؍؍	۵-۰۰	شیخ محمد اسلم صاحب دنیا پور	۲-۰۰
عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ ؍؍	۵-۰۰	؍؍ محمد منیر احمد صاحب ؍؍	۵-۰۰
محبوب احمد خان صاحب لودھراں	۵-۰۰	مرزا محمد یعقوب صاحب ؍؍	۵-۰۰
اہلیہ صاحبہ خان عاشق محمد صاحب	۶-۰۰	چوہدری محمد لطیف صاحب مع اہلیہ صاحبہ کبیر والہ	۱۳-۰۰
چوہدری فضل الرحمن صاحب	۱۰-۰۰	ملک اللہ دتہ صاحب مخدوم پور	۵-۰۰
چوہدری محمد شریف صاحب احمد خانیوال	۵-۰۰	صوبیدار بشیر احمد صاحب اسمٰعیل آباد	۵-۰۰
حکیم انور حسین صاحب ؍؍	۵-۰۰	لقمان محمد صاحب ؍؍	۶-۳۷
؍؍ ضیاء الحق صاحب ؍؍	۱۱-۰۰	عنایت اللہ صاحب بھٹی ؍؍	۱۰-۰۰
؍؍ خلیل احمد صاحب وہاڑی	۵-۰۰		
ڈاکٹر محمد الدین صاحب ؍؍	۲۰-۰۰		

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مہمانخانہ حضرت مسیح موعودؑ کیلئے عطیہ جات و صدقات

از صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب۔ دارالضیافت ربوہ

ماہ مئی ۶۲ء میں مندرجہ ذیل مخلص بھائی اور بہنوں کی طرف سے صدقات۔ عطیہ جات۔ اور قربانی کیلئے رقوم مہمانخانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں موصول ہوئی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے صدقات، عطیہ جات اور قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان سب پر اپنا خاص فضل فرمائے۔ ہر بلا اور مصیبت سے محفوظ رکھے اور ہر آن ان سب کا نگہبان ہو۔ آمین

صدقات

۱۔ بیگم صاحبہ قاضی محمد حنیف صاحب لاہور معرفت نظارت خدمت درویشاں	۴۰ ـــ ۰۰
۲۔ بیگم صاحبہ چوہدری محمد نقی صاحب لاہور (برائے کھانا غرباء)	۲۰ ـــ ۰۰
۳۔ بیگم صاحبہ چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ	۵ ـــ ۰۰
۴۔ لفٹیننٹ محمود احمد صاحب باجوہ پشاور	۱۵ ـــ ۰۰
۵۔ شیخ عبدالعزیز صاحب دھوبی گھاٹ لائلپور	۳۵ ـــ ۰۰
۶۔ محمد یامین صاحب طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ	۵ ـــ ۰۰
۷۔ مولوی محمد شریف صاحب ؍؍ ؍؍ لاہور	۳۰ ـــ ۰۰
۸۔ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ربوہ	۳۰ ـــ ۰۰
۹۔ صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ؍؍	۲۵ ـــ ۰۰
۱۰۔ ڈاکٹر ولی محمد صاحب علی پور	۱۰ ـــ ۰۰
۱۱۔ نواب مسعود احمد خان صاحب ؍؍	۳۰ ـــ ۰۰
۱۲۔ محمد شفیع صاحب نجیب آبادی کراچی	۳ ـــ ۰۰
۱۳۔ ڈاکٹر سراج الدین صاحب دارالنصر ربوہ	۲۵ ـــ ۰۰
۱۴۔ ناصرہ طیبہ صاحبہ C/O پروفیسر سید ظہور احمد صاحب لاہور	۱۰ ـــ ۰۰

عطیہ جات

۱۔ ملک عبدالرب صاحب ربوہ	۵-۰۰
۲۔ غلام محمد صاحب میل اوورسیر ربوہ	۱ ـــ ۰۰
۳۔ ملک عبدالغنی صاحب مرحوم دوالمیال	
نئی پیتل پلیٹ	۲۲ عدد
؍؍ رضائی	۱ عدد
؍؍ لگڑا	۱ ؍؍
؍؍ دری	۱ ؍؍
؍؍ کھیس	۱ ؍؍

قربانی

برائے بکرے از نظارت خدمت درویشاں	۱۲۶-۰۰
برائے بکرا ؍؍ ؍؍ ؍؍	۳۵-۰۰
؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	۳۵-۰۰
؍؍ ؍؍ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب لاہور	۳۵-۰۰

(افسر لنگرخانہ ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا عزیزم اقبال فیض عمر قریباً سولہ سال رنگ سیاہ قد قریباً ۵½ فٹ مورخہ ۲۴/۵/۶۲ کو گھر سے ناراض ہو کر چلا گیا ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اگر وہ کہیں ملے تو اسے میرے پاس ذیل کے پتہ پر پہنچا دیں۔ کرایہ آمد و رفت ادا کر دیا جاوے گا

اور اگر عزیزم اقبال فیض خود اس اعلان کو پڑھے تو فوراً گھر آ جاوے۔ اسے کچھ نہیں کہا جاویگا۔ اس کی امی جان اور بہن بھائی پریشان ہیں۔ (شیخ نذیر احمد فیض معرفت قاضی عزیز احمد صاحب ناظم تعلیم ربوہ)

تذکرہ کے خریدار ـــ توجہ فرمائیں

ہم نے

مفتاح التذکرہ

شائع کی ہے۔ جس سے تذکرہ کے حوالہ جات تلاش کرنے میں آسانی ہو گئی ہے۔ یہ مفتاح نہایت مفید ہے۔ دوستوں کو خرید کر فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ آج ہی آرڈر بھجوا کر طلب فرمائیں۔

کتابت و طباعت عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ

قیمت غیر مجلد فی ۱-۷۵ ؛ مجلد فی ۲-۵۰ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

ایجنٹوں کی ضرورت

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ PREMAX پریمکس سیلنگ فین

ہر لحاظ سے معیاری ـــ اور ـــ قابل اعتماد ہیں

مضبوطی و عمدگی کے لحاظ سے ملکی صنعت میں یہ ایک قابل قدر اضافہ ہے

پاکستان کے ہر شہر میں ایجنسیاں حاصل کرنیوالے احباب

ہم سے خط و کتابت کریں

منصور الیکٹریکل انڈسٹریز فیکٹری ایریا ربوہ

بلندی پر ایٹمی تجربات کرنے سے موسم تبدیل ہو جائے گا

روس کی طرف سے بلندی پر تجربات کرنے کے امریکی فیصلہ کی مذمت

ماسکو ۵ رجون۔ روسی حکومت نے کل ایک بیان میں امریکہ کی جانب سے زمین تیس میل سے زیادہ بلندی پر ایٹمی تجربہ کرنے کے ارادہ کی مذمت کی۔ روسی حکومت کے بیان میں انتباہ کیا گیا کہ اس قسم کے تجربات کے خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ ان سے بہت بڑے علاقوں میں ریڈیو مواصلات میں گڑبڑ ہو جائے گی اور آئندہ خلاء بازوں کی پرواز کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ بلندی پر ایٹمی تجربات سے موسم بھی تبدیل ہو سکتا ہے

جنرل شیخ ۲۰ رجون کو ٹوکیو روانہ ہوں گے

راولپنڈی ۵ رجون۔ وزیر خوراک و زراعت لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ جنہیں جاپان میں سفیر مقرر کیا گیا ہے ۲۰ رجون کو کراچی روانہ ہوں گے جہاں سے وہ ٹوکیو جائیں گے۔ جنرل شیخ نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنے نئے تقرر پر بہت خوش ہوں۔

کیوریٹو لصوبت پیکٹ

سر درد۔ کان درد۔ سینہ کا درد۔ کھانسی زکام۔ بخار۔ نمونیہ۔ گلے کی سوزش۔ گھبراہٹ۔ بے چینی نیز ہر نئی اور شدید امراض میں کیوریٹو عجیبی بے ضرر دوا ہے کا ہر گھرانہ میں ہونا ضروری ہے۔
قیمت فی پیکٹ (۴ پڑیاں) ۲۲/- درجن -/۱ فی اونس ۲/
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۵۲۰۔ میں غلام فاطمہ بیوہ قریشی عبدالمجید صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۵ء ساکن کوارٹرہ ہاؤس صدر روڈ پشاور کینٹ صوبہ مغربی پاکستان حال وارد کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ رمارچ سنہ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ۳۸/۸ روپے تھا جو میرے خاوند کی طرف واجب الادا تھا وہ فوت ہو گئے ہوئے ہیں۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔
۱۔ انگوٹھی طلائی ایک۔ عدد وزن $\frac{1}{2}$ تولہ۔
۲۔ بالیاں طلائی ایک۔ جوڑی وزن $1\frac{1}{2}$ تولہ۔
جملہ وزن ۲ تولہ قیمت -/۲۵۰ روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جو قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۸ رمارچ سنہ ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ نشان انگوٹھا محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ۔ گواہ شد اے۔ ایل قریشی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۲۱۔ میں مبارکہ بیگم زوجہ قاضی اکبر محمود صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{61}$ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت زیورات وزنی تیس تولے مالیتی -/۶۲۰۰ (باسٹھ صد روپے) ہے۔ میں اپنی مذکورہ جائیداد اور آمد اگر کوئی ہوگی اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ تھا جو زیور میں شامل ہے۔ الامۃ مبارکہ بیگم۔ گواہ شد فضل احمد نائب ناظر تعلیم۔ گواہ شد ڈاکٹر غلام مصطفےٰ محلہ دارالصدر ربوہ۔

ولادت

مورخہ $\frac{5}{62}$ ۲۸ بروز سوموار اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اپنے فضل و کرم سے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بچے کا نام کریم اللہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

(عنایت اللہ کارکن دفتر آڈٹ ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے ماموں نا دبھائی چوہدری سلطان احمد صاحب نمبردار جنڈو ساہی کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں ان کی کامل صحت یابی کے لئے احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے۔

محمد شریف سیکرٹری بیت المال جماعت احمدیہ میانوالی۔

مقصد زندگی و احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ بزبان اردو
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ضروری اعلان

بل اخبار الفضل مئی ۶۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ رجون ۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینیجر)

صدر ایوب قومی اسمبلی میں "قوم پرست گروپ" کی قیادت کریں گے؟

ارکانِ اسمبلی کی بڑی تعداد کسی سیاسی جماعت میں شامل ہونے کو تیار نہیں

راولپنڈی ۶ رجون۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے موثق ذرائع کے حوالہ سے یہ امکان ظاہر کیا ہے کہ صدر ایوب قومی اسمبلی میں "قوم پرست رجحانات رکھنے والے ارکان" کے ایک گروپ کی راہنمائی کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ یہ ارکان صدر ایوب پر زور دے رہے ہیں کہ انہیں ایک ایسے گروپ کی حیثیت سے تسلیم کر لیا جائے جو "محض قومی مفادات اور پاکستان کے استحکام کے فروغ کا متمنی ہے اور اس کے سوا اس کے سامنے اور کوئی مصلحت نہیں ہے"۔ خیال ہے کہ صدر ایوب ان ارکان کی راہنمائی کی ذمہ داری قبول کر لیں گے۔

قومی اسمبلی کا اجلاس ۸ رجون سے شروع ہو رہا ہے اور مختلف گروپوں سے وابستگی کے سلسلہ میں قومی اسمبلی کے ارکان میں زبردست سرگرمی دیکھنے میں آ رہی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ بعض ارکان نے کسی نہ کسی سیاسی گروپ سے وابستہ ہو جانے کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن بیشتر ارکان اسمبلی کسی گروپ میں بھی شامل ہونے کے لئے آمادہ نہیں۔ ان آزاد ارکان کے ایک ترجمان نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ "وسیع تر قومی مفادات کو پرانے سیاسی بندھنوں کی بنا پر محدود سیاسی مقاصد کے تابع نہیں کرنا چاہیئے"۔ معلوم ہوا ہے کہ ان ارکان نے صدر سے کہا ہے کہ ہمیں ایک ایسے گروپ کی حیثیت سے تسلیم کر لیا جائے جو "پاکستان کی سالمیت و استحکام اور قومی مفادات کے فروغ کے سوا اور کسی مصلحت کو اہمیت نہیں دیتا"۔

یاد رہے صدر پاکستان نے ۲۳ رمارچ کو قوم کے سامنے اپنا جو منشور پیش کیا تھا اس میں انہوں نے اعلان کیا تھا کہ پارلیمنٹ کے جو ارکان پاکستان کی سلامتی، ترقی اور فارغ البالی کے خواہاں ہیں وہ مجھے اپنا ہمنوا پائیں گے۔

پاکستان پریس ایسوسی ایشن نے خبر دی ہے کہ عبوری دارالحکومت میں قومی اسمبلی کے قریباً ایک سو ارکان کی آمد سے (جنکی اکثریت مشرقی پاکستان سے تعلق رکھتی ہے) چاروں طرف سیاسی چرچے سنائی دینے لگے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی پاکستان کے ارکان گروپوں میں شمولیت کے بارے میں فیصلے کر چکے ہیں۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ مشرقی پاکستان کے ارکان کے طرزِ عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسمبلی میں کوئی "مشرقی پاکستان بلاک" نہیں بنائیں گے جبکہ ارکان کی اکثریت بعض معاملات پر متفق ہے۔ کئی امور کے بارے میں ان میں اختلاف بھی ہے۔ آئین کی بعض دفعات میں ترمیم جیسے اہم امور کے بارے میں ان میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان ارکان کا کہنا ہے کہ ہم پہلے سے کچھ طے کر کے نہیں آئے ہیں اور

"چین مسئلہ کشمیر کے حل تک موجودہ پاک چین سرحد کے تصفیہ کا انتظار نہیں کر سکتا"

"پورے کشمیر پر اقتدارِ اعلیٰ کا مسئلہ متنازعہ فیہ ہے" (پیپلز ڈیلی)

پیکنگ ۶ رجون۔ کمیونسٹ چین کی حکومت کے سرکاری اخبار "پیپلز ڈیلی" نے آج اپنے اداریہ میں لکھا کہ پورے کشمیر پر اقتدار اعلےٰ کا مسئلہ متنازعہ فیہ ہے۔ یہ اخبار حکومت چین کی جانب سے بھارت کے احتجاج کے مسترد کئے جانے پر تبصرہ کر رہا تھا جو اس نے پاکستان اور چین میں سرحدی مذاکرات کے بارے میں ایک سمجھوتہ کے خلاف کیا تھا۔

بھارت کا دس مئی کا احتجاج اور اس کا چینی جواب کل شائع کئے گئے تھے۔ حکومتِ چین کے جواب میں کہا گیا تھا کہ چین نے کبھی بھی کشمیر پر بھارت کا اقتدار اعلےٰ غیر مشروط طور پر تسلیم نہیں کیا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ گزشتہ دس سال کے دوران سامراجی اور خاص طور پر امریکی سامراجی دونوں ملکوں میں تعلقات خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور مختلف بہانوں سے مسئلہ کشمیر زیادہ پیچیدہ ہو گیا اور اس کا تصفیہ نہ ہو سکا۔ "پیپلز ڈیلی" مزید لکھتا ہے

مکرم سید ارشد علی صاحب لکھنوی وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

کراچی (بذریعہ تار) مکرم سید ارتضیٰ علی صاحب لکھنوی اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے برادر اکبر مکرم سید ارشد علی صاحب لکھنوی طویل اور پیچیدہ علالت کے بعد مورخہ ۴ رجون ۱۹۶۲ء بروز سوموار کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگانِ سلسلہ، درویشانِ قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز جماعت ہائے احمدیہ نماز جنازہ غائب ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں تقریری مقابلہ۔ "تحریک جدید اور اسکی برکات"

۳۰ رمئی ۱۹۶۲ء بروز بدھ بعد نماز مغرب ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ میں مکرم مولینا غلام باری صاحب سیف کی صدارت میں جلسہ تحریک جدید منعقد ہوا جس میں مالی طور پر روشنی ڈالنے کے علاوہ طلباء میں فی البدیہہ تقریری مقابلہ بھی کروایا گیا۔ عنوان تھا۔

"تحریک جدید اور اس کی برکات"

طلباء کو دو معیاروں میں تقسیم کر دیا گیا۔ جامعہ کی پانچویں جماعت تک کے طلباء اور ہائی سکول کے طلبہ معیار دوم میں اور اس سے اعلیٰ جماعتوں کے طلبہ معیار اوّل میں شامل ہوئے معیار اوّل میں جامعہ کے طالب علم غلام رسول صاحب اوّل آئے اور معیار دوم میں عبد الغفار صاحب طالب علم جامعہ نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ ہائی سکول کے طالب علم افتخار احمد صاحب سپیشل انعام کے مستحق سمجھے گئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

صدر کی تقریر نشر ہو گی

راولپنڈی ۶ رجون صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان ۸ رجون کو صبح ساڑھے نو بجے قومی اسمبلی کے ارکان سے جو خطاب کریں گے وہ ریڈیو پاکستان کے تمام سٹیشنوں سے نشر کیا جائے گا

ہم وسیع تر قومی نقطہ نظر سے مسائل کا جائزہ لیں گے۔ سابق کرشک سرمیک کے ایک لیڈر مسٹر رمیز الدین نے کہا ہم ایک قوم ہیں۔ ہمارے مفادات اور نظریات بھی ایک اور یکساں ہیں آپ نے کہا میں اقتصادی نقطہ نظر سے مسائل کا جائزہ لوں گا۔

"کہ کیا کوئی یہ تصور کر سکتا ہے کہ اگر مسئلہ کشمیر کے حل میں مزید دس یا زیادہ برس لگیں گے تو چین اور اس کا ہمسایہ پاکستان ان تمام سالوں میں اپنی موجودہ سرحدوں کے مسئلہ کا کوئی تصفیہ نہیں کریں گے۔ اخبار نے بتایا ہے کہ پیرس کے "لی موندے" اور لندن کے "ٹائمز" جیسے بورژوا اخبارات نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ سرحد کے مسئلہ کے بارے میں چین اور پاکستان میں مذاکرات معمول کے مطابق اور بالکل جائز ہیں۔

فرحت عباس جمہوریہ الجزائر کے صدر بنیں گے

روم ۶ رجون۔ ایک اطالوی اخبار کی اطلاع کے مطابق ٹریپولی میں الجزائری انقلاب کی قومی کونسل کے فیصلوں کے تحت سید فرحت عباس جمہوریہ الجزائر کے عبوری صدر کا عہدہ سنبھالیں گے۔ اخبار نے تونس میں اپنے نامہ نگار کے حوالے سے مزید لکھا کہ محمد بن بالا قومی محاذ آزادی کے جنرل سیکرٹری بنیں گے اور بن یوسف بن خدہ عبوری حکومت کے بدستور سربراہ رہیں گے اخبار نے لکھا ہے کہ الجزائری دینار سرکاری کرنسی ہو گا۔

صدر آٹھ جون کی شام حلف اٹھائیں گے

راولپنڈی ۶ رجون باوثوق طور پر معلوم ہوا ہے کہ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نئے آئین کے تحت صدر کی حیثیت سے آٹھ جون کو دوپہر بعد پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر حلف اٹھائیں گے یہ تقریب ایوان صدر میں ہو گی اور چیف جسٹس مسٹر اے۔ آر کارنیلیس حلف لیں گے۔ پاکستان میں غیر ملکی سفارتخانوں کے سربراہوں، قومی اسمبلی کے ارکان اور دیگر اعلےٰ سول و فوجی افسروں کو تقریب میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ قبل ازیں صدر ایوب جلوس کی صورت میں ایوب ہال جائیں گے جہاں آپ اسمبلی سے خطاب کریں گے۔ صدر کی تقریر کے بعد اسمبلی کے ارکان حلف اٹھائیں گے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴